بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بروز اتوار

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ - ۱۵ شہادت ۱۳۵۲ ہش - ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء | نمبر ۸۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# لَهٗ فَیْضُ خَیْرٍ لَا تُضَاهِیْهِ اَبْحُرٌ

(آنحضرتؐ کے افاضۂ خیر کی سمندر بھی برابری نہیں کر سکتے)

وَفِیْ کُلِّ اَقْوَامٍ ظَلَامٌ مُّدَمِّرٌ ۔ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ بَدْرٌ مُّنَوِّرٌ

اور سب قوموں میں ہلاک کرنے والی تاریکی ہے۔ اور یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود روشنی دینے والا چودھویں رات کا چاند ہے۔

وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ مُهْجَةُ مُهْجَتِیْ ۔ وَمِنْ ذِکْرِهِ الْاَحْلٰی کَاَنِّیْ مُثْمِرٌ

اور یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جان کی جان ہیں۔ اور آپؐ کے میٹھے ذکر سے میں ثمردار ہوا ہوں۔

وَلَیْسَ طَرِیْقُ الْهُدٰی اِلَّا اتِّبَاعُهٗ ۔ وَمَنْ قَالَ قَوْلًا غَیْرَهٗ فَیُتَبَّرُ

آپؐ کی پیروی کے سوا ہدایت کا کوئی اور رستہ نہیں۔ اور جس شخص نے اس کے بغیر اور کچھ کہا وہ ہلاک ہوگا۔

وَوَاللّٰہِ اِنَّ کِتَابَنَا بَحْرُ الْهُدٰی ۔ وَتَاللّٰہِ اِنَّ نَبِیَّنَا مُتَبَقِّرٌ

اور اللہ تعالیٰ کی قسم ہماری کتاب یعنی قرآن کریم ہدایت کا سمندر ہے اور اللہ تعالیٰ کی قسم ہمارا نبیؐ کثیر العلم ہے۔

وَیَبْقٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ دِیْنُهٗ ۔ لَهٗ مِلَّةٌ بَیْضَاءُ لَا تَتَغَیَّرُ

آپؐ کا دین قیامت تک باقی رہے گا۔ اور آپؐ کی ملّتِ بیضاء کبھی تغیّر پذیر نہیں ہوگی۔

لَهٗ دَرَجَاتٌ لَا شَرِیْكَ لَهٗ بِهَا ۔ لَهٗ فَیْضُ خَیْرٍ لَا تُضَاهِیْهِ اَبْحُرٌ

آپؐ کے بلند درجات میں آپؐ کا اور کوئی شریک نہیں۔ اور آپؐ کے افاضۂ خیر کی سمندر بھی برابری نہیں کر سکتے۔

اَلَا مَا هَرَفْنَا فِیْ ثَنَاءِ رَسُوْلِنَا ۔ لَهٗ رُتْبَةٌ فِیْهِ الْمَدَائِحُ تُحْصَرُ

خبردار ہم نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف میں مبالغہ نہیں کیا۔ آپؐ کا رتبہ ایسا بلند ہے کہ اس میں تمام مدح ختم ہو جاتی ہے

فِدًی لَّكَ رُوْحِیْ یَا حَبِیْبِیْ وَسَیِّدِیْ ۔ فِدًی لَّكَ رُوْحِیْ اَنْتَ وَرْدٌ مُّنَضَّرٌ

اے میرے حبیبؐ اور سردار میری روح آپؐ پر فدا اور میری جان آپؐ پر قربان ہو آپؐ تو گلاب کا تر و تازہ پھول ہیں۔

(کرامات الصادقین)

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۴ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۱۴ شہادت ۔ کل ۱۳ شہادت کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اس امر پر خوشی اور اطمینان کا اظہار فرمایا کہ گزشتہ ربع صدی کی پریشانیوں کے دور کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک کے نمائندوں کو ملک کا دستور منظور کرنے کی توفیق دی ہے۔ حضور نے فرمایا ہم خوش ہیں اور ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہیں کہ ہماری عظیم قوم اپنی اس سرزمین کے لئے جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز بنایا ہے، ایک آئین بنانے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ ہم نے خوشی کا اظہار کرنے کے لئے چراغاں بھی کیا ہے اور ہم دعائیں بھی کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس آئین کو قوم کے لئے اور اسلام کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اس میں جو خامیاں رہ گئی ہیں انہیں بھی دور کرنے کی توفیق بخشے۔ حضور نے آئین سے تعلق رکھنے والے حقوق و فرائض کا ذکر کرتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تشریح فرمائی اور بتایا کہ ہمارا فرض ہے کہ جہاں ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں وہاں اپنے آپکو شئے محض سمجھیں وہاں پیار و محبت کے ساتھ محض خدا کی خاطر بنی نوع انسان کے قلوب کو جیتنے کی بھی کوشش کریں۔ خواہ نتائج ہماری خواہش کے مطابق نکلیں یا نہ نکلیں ہمارا فرض ہے کہ ہم کوشش کرتے چلے جائیں اور اس امر کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ پیار و محبت کو کبھی ناکامی نہیں ہو سکتی ناکامی ہمیشہ نفرت اور دشمنی ہی کے مقدر میں ہوتی ہے۔

حضور نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا کہ گزشتہ ماہ مجھ پر انفلوئنزا کا جو حملہ ہوا تھا اس سے پیدا شدہ کمزوری کا اثر ابھی تک چل رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کمزوری دور کر دے اور کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۔ ۱۴ شہادت ۔ محترم سید داؤد احمد صاحب کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ گذشتہ رات سانس کی تکلیف ہوگئی۔ دل پر بھی اثر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطاء فرمائے۔ آمین

**اعلان تعطیل:۔** ۱۶ اپریل ۱۹۷۳ء کو یوم سیرۃ النبیؐ کے سلسلے میں دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا مورخہ ۱۷ اپریل کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(منیجر)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ماہ شہادت ۱۳۵۲ھ

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائی ارفع مقام

سرورِ کائنات فخرِ موجودات افضل الرسل فخر اوّلین و آخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن مخصوص اوصاف میں سے جن کی بناء پر آپؐ کو تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی گئی ہے اور جو آپؐ کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام کے آئینہ دار ہیں ایک بہت بڑا وصف حسب آیت:-

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۔ (الاحزاب آیت ۴۱)

آپؐ کا خاتم النبیین ہونا ہے۔ آپؐ کا یہ مقام ختم نبوت بذاتِ خود اس امر پر دال ہے کہ آپؐ روحانی علو و ارتفاع یا تقرب الی اللہ کے اُس انتہائی نقطۂ عروج پر ہیں جہاں تک نہ پہلے کسی کی رسائی ہوئی اور نہ آئندہ تاقیامت ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کو خاتم النبیین تسلیم کئے اور آپؐ کے مقام ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص بھی مسلمان قرار نہیں پا سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیع الشان مقام ختم نبوت کی رُو سے آپؐ کے وجود باجود پر بلاواسطہ قائم ہونے والا انبیاء کرام کا سلسلہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم ہوگیا اور اس لحاظ سے آپؐ ہی آخری نبی ہیں۔ اور آپؐ کا آخری نبی ہونا ایک ابدی صداقت اور زندہ و تابندہ حقیقت ہے۔ لیکن آپؐ صرف آخری نبی ہی نہیں ہیں بلکہ آپؐ ساتھ ہی افضل الرسل اور خیر المرسلین بھی ہیں۔ چنانچہ آپ کا آخری اور افضل الرسل ہونا دو طرح پر ہے۔

اوّل آپؐ کا آخری اور افضل الرسل ہونا اس طرح پر ہے کہ جمیع کمالات نبوت جو حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک مختلف انبیاء کو فرداً فرداً ودیعت کئے گئے تھے یعنی نبوت کا کوئی کمال کسی نبی کو عطا ہوا اور کوئی کمال کسی نبی کو بحیثیت مجموعی وہ تمام کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات میں بیک وقت مجتمع ہو کر علو و ارتفاع اور عروج و ارتقاء کے آخری نقطہ پر پہنچ گئے۔ اس طرح تمام کمالات نبوت آپؐ پر ختم ہوگئے۔ نبوت کا کوئی کمال بھی ایسا باقی نہ رہا جو اپنی انتہائی شان کے ساتھ آپؐ میں جلوہ گر نہ ہوا ہو۔ چنانچہ کمالات نبوت کے اس شان کے ساتھ آپؐ پر ختم ہو جانے کی وجہ سے ہی یہ مستلزم ٹھہرا کہ آپؐ جملہ انبیاء علیہم السلام سے افضل و اعلیٰ بہتر و برتر اور سب کے سردار اور قافلہ سالار ہیں۔ اور چونکہ اس مرتبہ و شان اور اس بلند ترین مقام کا حامل نہ پہلے کوئی ہوا تھا اور نہ آئندہ ہونا ہے۔ اس لئے آپؐ ہی سب اوّلین و آخرین کے سردار ہیں۔ اور قیامت تک صرف اور صرف آپؐ ہی کی نبوت ممتد ہے اور قیامت تک بقائے دوام آپؐ ہی کی امت کو حاصل ہے اور اسی بناء پر وہ خیر الامم ہے۔

دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری اور افضل الرسل ہونا اس طرح پر ہے کہ چونکہ آپؐ کمالات نبوت کے لحاظ سے آخری اور انتہائی ارفع مقام پر فائز ہیں اس لئے قیامت تک کے واسطے سب نبیوں سے بڑھ کر فیض رساں وجود بھی آپؐ ہی کا ہے۔ دوسرے نبیوں کا فیض تو ان کے اپنے اپنے زمانہ تک محدود تھا لیکن آپؐ کا فیض قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ اور افراد امت کو ہر مرتبہ و مقام خواہ چھوٹا ہو یا بڑا آپؐ ہی کی اتباع اور آپؐ ہی کی وساطت سے ملے گا۔ جیسے شریعت لانے والے اور بغیر شریعت کے ہر دو قسم کے تشریعی اور غیر تشریعی انبیاء کسی سابقہ نبی متبوع کے وسیلہ کے بغیر بلاواسطہ خلعت نبوت سے نوازے جاتے تھے۔ ان دونوں قسم کے انبیاء کا سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم کر دیا گیا اور اس لئے ختم کر دیا گیا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے رفیع الشان اور عالی مرتبت نبی اور قرآن جیسی کامل شریعت کے بعد ان ہر دو کی فیض رسانی کا سلسلہ قیامت تک جاری رہنا تھا۔ لہٰذا آئندہ کے لئے وہ تمام امکانات جو گزشتہ [illegible] کے افراد کو بلاواسطہ اور براہ راست ملتے تھے وہ اس عالی مرتبت نبیؐ اور اس کامل شریعت کی کامل اتباع اور پیروی کے ساتھ خاص کر دئے گئے۔ یعنی نبوت ان معنوں کے لحاظ سے ختم ہوگئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو نئی شریعت لائے یا نئی شریعت تو نہ لائے لیکن اس کا دعویٰ یہ ہو کہ اسے یہ مقام سابقہ انبیاء کی طرح بلاواسطہ ملا ہے۔ لیکن نبوت محمدیہ کی فیض رسانی کے تاقیامت جاری رہنے کے نتیجہ میں انعام نبوت ان معنوں کی رُو سے ختم نہیں ہوا کہ ایسا غیر تشریعی نبی آ سکتا ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت اور آنحضرتؐ کی فیض رسانی کے طفیل یہ انعام ملا ہو۔ یعنی وہ مقام نبوت پر فائز ہونے کے باوجود آپؐ ہی کا امتی اور آپؐ ہی کی شریعت کا خادم ہو۔ اس کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں کیونکہ ایسا نبی آپؐ ہی کے تابع فرمان ہوتے ہوئے آپؐ ہی کا ظلّ اور بروز ہے اور اس کی نبوت آپؐ ہی کی نبوت کا ایک پرتو یا آپؐ ہی کی نبوت کی بہ پیرایۂ جدید تجلّی ہے۔ اُس کو اور اُس کی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنحضرتؐ کی نبوت سے علیحدہ یا غیر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے ایسا نبی کسی لحاظ سے بھی ختم نبوت میں خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ البتہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا شخص جسے بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام نبوت پر فائز ہونے کا ادعا ہو وہ ضرور خلل انداز ہوگا اور اس کا دعویٰ یقیناً ختم نبوت کے منافی ہوگا۔ کیونکہ ہر دو قسم کی نبوت خواہ وہ تشریعی نبوت ہو یا بلاواسطہ ملنے والی غیر تشریعی نبوت اب بند ہو چکی ہے۔ نبوت کی ایک ہی قسم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے جاری ہوئی ہے اور وہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کی برکت اور آپؐ کے افاضۂ روحانیہ کے واسطہ سے ملنے والی غیر تشریعی امتی نبوت۔

سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس لحاظ سے نبوت بند ہوئی ہے، وہ تشریعی نبوت اور بلاواسطہ ملنے والی غیر تشریعی نبوت ہے اور ایک دوسرے لحاظ سے نبوت کا انعام جاری ہوا ہے اور وہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے نتیجہ میں بعض افراد امت کا ظلی طور پر غیر تشریعی نبوت کے منصب پر فائز ہونا۔ اور ان دونوں حالتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری نبی ہیں۔ کیونکہ نبوت کی موخر الذکر قسم ظلی نبوت ہوتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے علیحدہ کوئی مستقل وجود نہیں رکھتی۔ وہ آنحضرتؐ ہی کی نبوت کا ظلّ اور آپؐ ہی کی نبوت کی ایک تجلّی ہے۔ اگر ان معنوں کی رُو سے آنحضورؐ کی نبوت کا فیض جاری نہ مانا جائے تو اس میں آپؐ کی کسرِ شان ہے کہ گویا نعوذ باللہ آپؐ اپنی امت کو آسمانی فیوض و برکات سے محروم کرنے والے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جو غیر امت کے نبی ہیں اور بلاواسطہ منصب نبوت پر فائز ہیں وست نگر بنانے کے لئے تشریف لانے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کا تاقیامت جاری رہنا اور بعض افراد امت کا آپؐ کی اتباع اور پیروی کی برکت سے بالواسطہ طور پر کمالات نبوت سے بہرہ ور ہونا آپؐ کے زندہ نبی ہونے اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر دال ہے۔ خاتم النبیین کے عدیم المثال انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی حیثیت میں یہی وہ امتیازی فخر ہے جو آپؐ کو جملہ انبیاء اور اوّلین و آخرین پر حاصل ہے یہ وہ فضیلت اور فخر ہے جس میں کوئی نبی کبھی آپؐ کا شریک نہیں۔ آپؐ ہی منفرد حیثیت میں وہ شان کے نبی ہیں کہ آپؐ کے آنے سے براہ راست ملنے والی ہر قسم کی مستقل نبوت کا سلسلہ ہمیشہ ہمیش کے لئے بند ہو کر کمالات نبوت کا حصول صرف اور صرف آپؐ کے اُمتیوں کے لئے آپؐ کی کامل پیروی اور اتباع کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ آپؐ خاتم النبیین ہونے کی حیثیت میں قاطع فیض نہیں بلکہ سب سے بڑھ کر فیض رساں وجود ہیں۔ اس عدیم النظیر فیض رسانی کی وجہ سے بھی آپؐ سرور کائنات فخر موجودات افضل الرسل اور اوّلین و آخرین کے سردار ہیں۔ اور کوئی نہیں جسے یہ رفیع الشان مقام ملا ہو یا آئندہ تاقیامت مل سکے۔

اسی لئے حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے ساڑھے سات سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیع الشان مقام ختم نبوت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:-

"نبوت کی وہ قسم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے بند ہوگئی ہے وہ صرف شریعت والی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ پس آئندہ کوئی ایسی شریعت نہیں آ سکتی جو آپؐ کی شریعت کے کسی حکم کو منسوخ کرے یا آپؐ کی لائی ہوئی شریعت میں کوئی حکم زیادہ کرے۔ اور یہی معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ اب رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور یہ کہ میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں۔ اس سے آپؐ کی مراد یہ تھی کہ آئندہ کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو کسی ایسی شریعت پر قائم ہو جو میری شریعت کے خلاف ہے بلکہ جب بھی کوئی نبی آئے گا وہ میری ہی شریعت کے تابع ہوگا۔"

(ترجمہ از فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳ طبع مصر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی گئی ہے

## ہر ایک معرفت کا خزانہ آپؐ کو عطاء کیا گیا۔ جو آپؐ کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے!

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتمّ اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اُس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی اُن لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔ . . . اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۶۰، ۱۶۱)

"مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیرِ قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے بجز اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دُنیا سے گُم ہو چکی تھی وُہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دُنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وُہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذُرّیتِ شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اِس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اس نبیؐ کے ذریعہ سے پائی۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبیؐ کے ذریعہ سے اور اُس کے نُور سے ملی اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبیؐ کے ذریعہ سے ہمیں میسّر آیا۔ اس آفتابِ ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُس وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶)

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی رُوحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! مَیں پُورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچّا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچّا خُدا بھی وُہی خُدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی رُوحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اُس کی پیروی اور محبت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔" (تریاق القلوب صفحہ ۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خطبہ جمعہ

## آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقامِ ختمِ نبوّت یعنی مقامِ محمدیّت کے لحاظ سے تمام رسولوں میں منفرد اور ممتاز ہیں!

## آپؐ صفاتِ باریتعالیٰ کے مظہر اتم ہیں، آپؐ کا کلام خدا کا کلام، آپؐ کا ظہور خدا کا ظہور اور آپؐ کا آنا خدا کا آنا ہے

## ہم علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھتے ہیں کہ آپؐ آخری نبی ہیں اسلئے کہ آپؐ ایسے مقام پر فائز ہیں جس کے بعد کوئی اور روحانی مقام نہیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ رامان ۱۳۵۲ھش (مطابق ۳۰ رمارچ ۱۹۷۳ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن عظیم میں نبوّت اور رسالت کے متعلق بہت سی بنیادی باتیں بتائی ہیں۔ میں اس وقت ان میں سے بعض کا ذکر کرونگا۔

پہلی بات ہمیں یہ بتائی گئی ہے کہ

### انبیاء اور مرسلین

میں بعض کو بعض پر فضیلت بخشی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ (البقرہ : ۲۵۴)

اس کے علاوہ بھی انبیاء کی ایک دوسرے پر فضیلت کا ذکر آتا ہے لیکن قرآنِ کریم نے اس کی تفصیل نہیں بتائی البتہ بعض باتیں بتائی ہیں اور بعض قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض باتوں کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی مثلاً تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (جو تیسرے سیپارے کی پہلی آیت ہے، اس) میں فضیلت کی ایک وجہ یہ بیان ہوئی ہے کہ بعض انبیاء صاحبِ شریعت ہوتے ہیں اور بعض انبیاء صاحبِ شریعت نہیں ہوتے۔ شائد بعض دوسری جگہ کوئی دوسری وجہ فضیلت بیان ہوئی ہو لیکن اِس وقت میرے ذہن میں مستحضر نہیں لیکن قرآنِ کریم سے ہمیں یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ فضیلت کی بعض وجوہ کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی باوجود اِس کے کہ بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت بخشی گئی ہے پھر بھی ہمیں یہ بتایا گیا ہے:-

"لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ" (البقرہ ۲۸۶)

یعنی فی نفسِ رسالت رسول اور رسول میں فرق نہیں کرنا۔ اسی قسم کی بعض دوسری آیات میں بھی اِسی قسم کا مفہوم بیان ہوا ہے۔

پس فضیلت بھی ہے اور ان "رُسُل" میں فرق بھی نہیں کرنا یعنی نفسِ رسالت میں کوئی فرق نہیں ہے جو صاحبِ شریعت رسول ہے اور جو صاحبِ شریعت رسول نہیں ان دونوں رسالتوں میں نفسِ رسالت میں کوئی فرق نہیں، دونوں رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنی حکمتِ کاملہ سے مختلف زمانوں اور مختلف ممالک میں بسنے والی قوموں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ ان میں ایک رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے بھی ہیں جن کو ساری دُنیا کی طرف سارے زمانوں کیلئے اور تمام بنی نوعِ انسان کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا۔ بایں ہمہ نفسِ رسالت میں ان میں اور دیگر رُسل میں کوئی فرق نہیں پس فضیلت بھی ہے اور نفسِ رسالت میں کوئی فرق بھی نہیں ہے۔ یہ رُسل کے

### بعض بنیادی حقائق

ہیں جن کی تفصیل میں مَیں اس وقت نہیں جا سکتا چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر قرآنِ عظیم صرف رسول کہتا تو نفسِ رسالت میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی فرق نہ رہتا یا حضرت یحییٰؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نفسِ رسالت میں کوئی فرق نہ رہتا اگرچہ فضیلت اپنی جگہ پر ہوتی لیکن اتنی نمایاں فضیلت کہ جو تمام انبیاءؑ سے آپؐ کو ممتاز کر دے اسکی ہمیں سمجھ نہ آتی۔ اس لئے قرآن کریم نے جہاں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول کہہ کر رسالت کے مقام پر تمام رُسل اور انبیاءؑ کے برابر کھڑا کر دیا وہاں آپؐ کو ایک اور اعلیٰ مقام عطا فرمایا جس کا ذکر سورۃ احزاب کی آیت ۴۱ میں موجود ہے۔ اِس لحاظ سے آپؐ رسول بھی ہیں اور خاتم الانبیاء بھی ہیں۔ خاتم الانبیاء یا ختم المرسلین۔ ختم نبوّت یا ختم رسالت کا جو مقام ہے اسے اسلامی اصطلاح میں مقامِ محمدیت کہتے ہیں اور اس میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم منفرد ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ وہ فضیلت نہیں جس کا "تَفَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ" میں (نسبتی فضیلت) ذکر ہے نسبتی فضیلت میں بھی نسبتی لحاظ سے اول اور آخر ہوتا ہے اگر نفس رسالت میں کوئی فرق نہ ہو اور چشم تصور میں تمام انبیاء ایک میدان میں کھڑے ہوں تو مشرق کی طرف سے دیکھیں گے تو شمال والا آخری ہوگا۔ جنوب کی طرف سے دیکھیں گے تو جو نبی غربی کونے میں ہے وہ آخری نبی ہوگا۔ پس ایک تو یہ نسبتی طور پر آخری ہے اس میں کسی فضیلت کا ذکر نہیں بلکہ یہ ایک نسبتی چیز ہے جس زاویہ سے آپ دیکھیں گے مقابلہ کی انتہا آخری بن جاتی ہے۔

پس تَفَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بھی

## ایک بنیادی حقیقت

ہے اور لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهٖ بھی اپنی جگہ ایک بنیادی حقیقت ہے دراصل حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیدا کرنے والے رب کے حضور جو منفرد مقام حاصل تھا اس کے اظہار کے لئے آپ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے خاتم النبیین یعنی مقام محمدیت قرب اتم کا مقام ہے۔ بالفاظ دیگر آپ صفات باری کے مظہر اتم تھے۔ یہ شرف صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا ہے۔ دوسرا کوئی نبی اس مقام تک پہنچ نہیں سکا۔ کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ رسالت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول شامل ہیں۔ ان میں ہم نے کوئی فرق نہیں کرنا۔ لیکن مقام محمدیت کے لحاظ سے آپ کو جو منفرد مقام حاصل ہے وہ صفات باری کے مظہر اتم ہونے کا مقام ہے اس مقام کو انسانوں کے مقابل میں انسان کامل کہتے ہیں اور قرب کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے قرب سے زیادہ کوئی شخص خدا کے پیار کے حصول میں آپ سے زیادہ اور قریب نہ ہوا نہ ہو سکتا ہے غرض اس مقام محمدیت کو بیان کرنے کے لئے مختلف اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔

پس سورہ احزاب کی آیت ۴۱ میں ایک تو یہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے رسولوں کی طرح ایک رسول ہیں اور اس جہت سے رسول رسول میں فرق کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور دوسرے آپ خاتم النبیین ہیں اس جہت سے آپ بے مثل و مانند ہیں اور کوئی رسول آپ کے ہم پلہ نہیں۔ اس حیثیت میں کسی کو آپ کے ساتھ منسلک کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس مقام محمدیت کے لحاظ سے آپ تمام رسولوں میں منفرد و ممتاز ہیں

پھر سورہ احزاب کی اس آیہ کریمہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا" (احزاب ۴۱)

کہ ہر چیز کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ اس بیان کا ایک گہرا اور ضروری تعلق حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے

## مقام ختم نبوت

یعنی مقام محمدیت کے ساتھ ہے ورنہ بظاہر یہ کہہ کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی طور پر کسی مرد کے باپ نہیں لیکن (۱) اللہ کے رسول ہیں اور (۲) خاتم النبیین ہیں اور پھر یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک چیز کا علم ہے اس میں کوئی حکمت ہونی چاہیئے۔ اس میں کوئی فلسفہ ہونا چاہیئے اس میں کسی گہرے اور عمیق مضمون کا بیان ہونا چاہیئے۔ چنانچہ میرے نزدیک علاوہ اور معانی کے

## ایک معنے یہ ہیں

کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں فرمایا ہے کہ "خاتم النبیین" کے خود معنے نہ کرنا ختم نبوت کے معنے تمہارا پیدا کرنے والا رب نہیں بتائے گا۔ اگر خود معنے کرو گے تو غلطی کھاؤ گے اس لئے خود قرآن کریم نے اس کے معنے کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ" جس کے ایک معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کو عرش رب کریم تک رفعت روحانی بخشی۔ قرآن کریم کی ہر آیت اور ہر فقرے اور فقرے کے ہر لفظ کے بہت سے بطون ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے ایک معنے یہ کئے ہیں کہ ایک وہ رسول جو اپنے درجات کے لحاظ سے اور منفرد ہے رفعت روحانی میں۔ کوئی رسول اس مقام میں آپ کا شریک نہیں ہے۔ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ (القلم: ۵)

کہ تخلق باخلاق اللہ کے مقام میں کوئی دوسرا انسان تو کیا کوئی دوسرا نبی بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ کوئی انسان آپ کے بلند مقام کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ یہ آپ کا مقام محمدیت ہے جس میں آپ تمام رسولوں میں افضل ہیں۔ قرآن کریم نے بیان فرمایا کہ آپ کا کلام خدا کا کلام اور آپ کا ظہور خدا کا ظہور اور آپ کا آنا خدا کا آنا ہے (پہلے آسمانی نوشتوں نے بھی اسی رنگ میں اس مفہوم کو بیان کیا ہے) فرمایا

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ (بنی اسرائیل ۸۲)

اس آیہ کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حق کے لفظ سے اللہ تعالیٰ قرآن عظیم کی آخری اور کامل شریعت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہر سہ مراد ہیں۔ ان پر حق کا لفظ حقیقی طور پر چسپاں ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم نے مقام محمدیت یعنی مذکورہ منفرد مقام کو مختلف طریقوں اور مختلف زاویوں سے بیان کیا ہے چنانچہ ہم عاجز بندوں کو تصویری زبان میں

## مقام محمدیت کی حقیقت

کے سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج سے نوازا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا "مقام محمدیت" مقام خاتم النبیین اور جس نسبت سے دوسرے انبیاء کے ساتھ آپ کا تعلق بڑی وضاحت سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے تفسیر صغیر کے نوٹوں میں بھی بیان فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہ "معراج" میں مقام محمدیت کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور اس کی امت مسلمہ کے سامنے یہ تصویر رکھی گئی کہ اہل زمین جو نبی نہیں عوام ہیں اور امت محمدیہ کے فرد ہوں یا دیگر تمام بنی نوع انسان ہوں ان کو ہم کہیں گے وہ اہل زمین یعنی زمین میں بسنے والے انسان ہیں اور جنہیں روحانی رفعت کا وہ مقام حاصل نہیں جسے ہم رسالت کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ آپ نے گویا اہل زمین کو فرمایا کہ اپنے زمینی مقام سے اوپر نگاہ کرو تمہیں پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام نظر آئیں گے تمہیں دوسرے آسمان پر حضرت عیسےٰ اور حضرت یحیٰ علیہما السلام نظر آئیں گے

(واضح رہے کہ ہر آسمان پر ایک یا دو دو کا ہونا وہ علامت کے طور پر ہے۔ یعنی

وہ سارا گروہ جو حضرت آدم علیہ السلام کا مقام رکھتا ہے اُن کے لئے پہلا آسمان ہے جن کی روحانی رفعت حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کے ساتھ نسبت رکھتی ہے اُن کے لئے دوسرا آسمان ہے وعلیٰ ھذا القیاس۔ تمہیں تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام نظر آئیں گے۔ چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام نظر آئیں گے۔ چھٹے آسمان پر صاحبِ شریعت حضرت موسےٰ علیہ السلام نظر آئیں گے اور ساتویں آسمان پر غیر شرعی نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام نظر آئیں گے اور اس سے بھی اوپر یعنی عرش رب کریم پر حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ گویا

## حقیقتِ معراج

میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام عرشِ رب کریم ہے یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ خدا جو تمام صفات کاملہ حسنہ سے متصف ہے اُس نے آپ کو نہایت ہی پیار کے ساتھ مظہر اتم الوہیت بنا کر اپنی دائیں طرف آپ کو بٹھایا۔ یہ ہے مقامِ ختمِ نبوت جو حقیقتِ معراج میں تصویری زبان میں بتایا گیا ہے۔ جسے ایک عام انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام، دوسرے آسمان پر حضرت عیسےٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور اس کے بھی اوپر مقامِ محمدیت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

## خدائے ذوالعرش

کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ شرف آپ کے مقام کے لحاظ سے اور اس محبت کی وجہ سے ہے جو آپ کو اپنے خدا سے تھی اور اس پیار کی وجہ سے جس سے آپ کو نوازا گیا تھا۔ یہ ہے وہ مقامِ ختمِ نبوت جو خدا تعالےٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔

اب اہلِ زمین جب اس تصویر میں زمین سے آسمانوں کی طرف دیکھیں گے تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک ایک نبی اور ایک آسمان پر وہ نبیوں کا ذکر آیا ہے وہ محض نبیوں کے گروہ کی علامت کے طور پر ہے کیونکہ اگر واقع میں ایک لاکھ بیس ہزار پیغمبر دنیا کی طرف آئے تو پھر تو پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بہت سے اور انبیاء بھی ہوں گے۔ اسی طرح دوسرے حتیٰ کہ ساتویں آسمان پر بھی بہت سارے انبیاء ہوں گے تاہم ساتویں آسمان تک پہنچکر یہ سارے انبیاء ختم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد صرف ایک وجود ہوگا۔ وہ اپنے رب سے اتنا پیوستہ اور ایک جان ہوگا کہ اس کا آنا خدا کا آنا اور اس کا کلام کرنا خدا کا کلام کرنا اور اس کی حرکات خدا کی حرکات متصور ہوں گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو بھی بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا

### جنگِ بدر کے موقع پر

کنکریوں کی جو مٹھی پھینکی گئی تھی وہ دعاؤں کے نتیجہ میں نہیں بلکہ آپ کے اس قربِ الٰہی کے نتیجہ میں تھی اور آپ کے صفاتِ باری کے مظہر اتم ہونے کی وجہ سے تھی۔ یہ آپ کے بلند مقام کا کرشمہ تھا کہ وہ کفار کی آنکھوں میں پڑی اور اُن کی تباہی کا باعث بن گئی۔ بہرحال یہ تو میدان جنگ میں اپنی لاشیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ یہ ایک مستقل اور لمبا مضمون ہے۔ اس وقت اس کے بیان کا موقعہ نہیں۔ میں بتا یہ رہا ہوں کہ یہ مقام یعنی عرش رب کریم پر مقامِ محمدیت یا مقام ختم المرسلین یا مقامِ خاتم النبیین اس تصویر میں اور حقیقۃً بھی اتنا اعلیٰ اور ارفع مقام ہے کہ وہاں تک کوئی اور انسان پہنچ ہی نہیں سکتا۔ یہی وہ مقام اور صاحبِ مقام ہے جس کی خاطر اس ساری کائنات کو پیدا کیا گیا ہے۔ حدیث قدسی "لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ" اسی حقیقت کی مظہر ہے۔ اور اسی لئے یہ وہ مقام ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت بھی ملا ہوا تھا جب آدم ابھی معرضِ وجود میں نہیں آیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی خاتم النبیین تھے جبکہ آدم کا وجود مٹی میں کروٹیں لے رہا تھا۔ یہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے۔ یہی تو آپ کا آخری مقام ہے۔ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رسولوں میں سے ایک رسول کہا گیا ہے یہ وہ مقام ہے جو سورۂ احزاب کی آیہ کریمہ میں "وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ" کے الفاظ میں بیان ہوا ہے جس کے بعد آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے یعنی آپ رسول ہیں مگر ایسے رسول کہ آپ خاتم النبیین بھی ہیں اور اس لحاظ سے آپ تمام رسولوں سے منفرد ہیں۔ غرض ایک طرف فرمایا رسول رسول میں فرق نہیں کیا جا سکتا باوجود فضیلت کے فرق نہیں کیا جا سکتا۔ آخر فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ کی آیت کو لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ کی آیت یا آیت کے ٹکڑے نے منسوخ تو نہیں کر دیا کیونکہ قرآن کریم کی کوئی آیت کوئی فقرہ کوئی لفظ کوئی شعشہ کوئی زیر اور کوئی زبر منسوخ نہیں ہوتی اور نہ کبھی ہوئی ہے۔

پس فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ اپنی جگہ پر صحیح اور لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ اپنی جگہ پر درست ہے۔ لفظ رسالت میں کوئی فرق نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رسول بھی ہیں اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ رسالت کے اعتبار سے آپ میں اور آدم میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن آپ محض ایک رسول ہی نہیں بلکہ آپ خاتم النبیین بھی ہیں۔ خاتم النبیین کے ارفع مقام کے لحاظ سے کسی اور نبی کو یہ جرأت نہ ہو سکتی کہ وہ اس ارفع و اعلیٰ مقام کا دعویدار بنے۔ اس میں آپ منفرد ہیں۔ آپ کا مقام خدائے ذوالجلال کے داہنی جانب عرش رب کریم پر ہے۔ جسے ہم مقامِ محمدیت کہتے ہیں۔ اس معنی میں حقیقتاً آپ

## ایک عظیم الشان آخری نبی

ہیں اور ہم علیٰ وجہ البصیرت آپ کے آخری نبی ہونے پر ایمان لاتے ہیں وہ آخری مقام جو آپ کو معراج میں دکھایا گیا اور آپ نے اس کی جو تصویر کھینچی ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کو آخری نبی مانتے ہیں ہم تو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے کہ قرآن کریم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قسم کے عظیم رؤیا اور کشوف اور عظیم روحانی تجربات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکار کریں۔ اس معنی میں آپؐ تمام انبیاء پر فضیلت رکھتے ہیں کیونکہ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں اور یہی معنے آپ پر چسپاں ہوتے ہیں۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ اپنی جگہ درست۔ مگر مقام محمدیت مقام ختم نبوت جس کا سورۃ احزاب میں ذکر ہے۔ اس مقام محمدیت میں منفرد ہونے کے لحاظ سے آپؐ آخری نبی ہیں اور خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہیں۔

تاہم وہ بنیادی حقیقت جو معراج کی رات نوع انسان کو دکھائی گئی وہ کچھ اور بھی بتاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ مقام محمدیت عرش رب کریم پر ہے اگر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کوئی شخص روحانی رفعتوں کو حاصل کرتے کرتے ساتویں آسمان تک پہنچ جائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلو میں جگہ پالے تب بھی آپؐ کے آخری نبی ہونے میں کوئی خلل نہیں پڑتا کیونکہ آپ کا مقام تو بہت بلند ہے۔ آپؐ آخری مقام یعنی مقام محمدیت پر فائز ہیں اور یہ وہ مقام ہے جس کے بعد کوئی اور روحانی مقام نہیں ہے عرش رب کریم کے بعد تو کوئی اور چیز ہو ہی نہیں سکتی۔ آپؐ اس آخری مقام پر کھڑے ہیں جہاں تک کسی کا پہنچنا ہی ناممکن ہے کسی کا آگے بڑھنا بڑھنا ناممکن ہے کسی کا آگے بڑھنا انسانی فطرت کے خلاف ہے کیونکہ

## فطرت کا نچوڑ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اور آپؐ کا مقام مقام محمدیت ہے عرش رب کریم ہے۔ اگر کوئی امتی آپؐ کی متابعت میں ساتویں آسمان پر بھی پہنچ گیا تو وہ ختم نبوت میں کیسے خلل انداز ہو گیا۔ ختم نبوت کا مقام ساتواں آسمان نہیں ہے بلکہ اس سے بہت بلند بہت پرے ہے اور ختم نبوت یعنی مقام محمدیت کے پرے کوئی چیز نہیں ہے عرش رب کریم کے بعد تو کوئی اور مقام نہیں ہے وہاں تک کسی کے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا نہ ہی اس سے ورے ورے رہ کر ختم نبوت میں کوئی خلل پڑتا ہے مثلاً ہمارے سامنے پہاڑیاں ہیں۔ ایک شخص سب سے اونچے پتھر پر کھڑا ہے وہاں صرف ایک آدمی ہی کھڑا ہو سکتا ہے۔ اب نیچے سے ایک اور شخص اوپر چڑھتا ہے اور چڑھتے چڑھتے وہ اس جگہ تو نہیں پہنچ سکتا مگر دس گز ورے رہ جاتا ہے۔ اس کا دس گز ورے مقام حاصل کر لینے کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ وہ دوسرا شخص پہاڑی کے آخری اور سب سے بلند مقام پر کھڑا نہیں ہوا۔

پس ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں اس معنی میں جس معنی میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ہمارے محبوب اور پیارے ہیں آخری نبی سمجھنا چاہیئے لیکن بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی

کے باوجود کوئی شخص پہلے آسمان پر بھی نہیں جا سکتا۔ بعض کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ دوسرے آسمان پر بھی کوئی نہیں جا سکتا۔ کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں تیسرے آسمان پر بھی کوئی نہیں جا سکتا کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ چوتھے اور پانچویں آسمان پر بھی کوئی نہیں جا سکتا۔ اسی طرح چھٹے اور ساتویں آسمان تک بھی کوئی نہیں جا سکتا حالانکہ اگر آپؐ کی امت میں سے

کوئی شخص حضرت آدمؑ کا رتبہ اور رفعت حاصل کرے تو مقام محمدیت پر اس کا کیا فرق پڑا۔ وہ تو چھ سات آسمان آپؐ سے نیچے ہے اسی طرح اگر کوئی آدمی ساتویں آسمان تک پہنچ جاتا ہے (جس کی حدیث میں بھی خوشخبری دی گئی ہے) تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام تک پہنچنے سے ختم نبوت پر اثر پڑتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وجود یہ اثر ڈال چکا ہے۔ کسی اور کو رخنہ ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن فی الواقعہ یہ امر رخنہ نہیں ڈالتا کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمرہ، آپؐ کی قربانیوں کا نتیجہ تھا کہ ایک ایثار پیشہ قوم تیار ہو گئی جسے ابراہیم علیہ السلام نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے تیار کیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ مقام پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے کس چیز پر قربان کرنے کے لئے؟ خدا نے فرمایا تھا میرے عرش پر، میرے عرش کی رفعتوں کے حصول کے بعد میری دائیں طرف بیٹھنے والا تیری نسل میں پیدا ہونے والا ہے۔ اسکا فخر پا جو تجھے نصیب ہو رہا ہے کہ وہ تیری نسل میں پیدا ہوگا اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اپنی نسل کو اس

## ممتاز اور منفرد شخصیت

پر قربان کر دو۔ گو اس کی تعبیر کچھ اور تھی لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام ظاہری طور پر اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

اس کی تعبیر یہ تھی اور تاریخ بھی ہمیں یہی بتاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سینکڑوں سال تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کی تیاری کرتی رہی۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ کسی جگہ ڈپٹی کمشنر آنا ہوتا ہے تین چار دن پہلے تیاری کی جاتی ہے کمشنر صاحب کے لئے آٹھ دس دن پہلے اور صدر مملکت مثلاً امریکہ کا صدر ممکن ہو تو اس کے استقبال کے لئے لوگ کئی مہینے پہلے تیاری کرنا شروع کر دیتے ہیں مگر وہ عظیم ہستی جس کے مقابلہ میں جس سے ارفع کسی انسان نے پیدا نہیں ہونا تھا اس کے استقبال کیلئے صدیوں کی تیاری کی ضرورت تھی۔ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک قوم تیار کی جاتی تھی جس نے آپؐ کا استقبال کرنا تھا اور آپؐ کی قوت قدسیہ اور روحانی اثرات کو قبول کرنا تھا جس نے اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا تھا کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے اسی طرح ہم اپنی نسلوں کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر خدا تعالیٰ کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار ہیں یہ وہ

## ذبح عظیم

ہے جس کی وجہ سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جان بچ گئی اور یہی وہ ذبح عظیم ہے جس کی ہزاروں مثالیں ابتدائے دور اسلام میں ملتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام اور آپؐ کے مشن کیلئے فاتح میں میدان کارزار میں جو کٹی ہوئی گردنیں نظر آتی ہیں وہ ذبح عظیم کا درخشندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شامل ہیں۔ ایک قوم کو تیار کرنے کا حکم تھا جو خدا کی راہ میں اپنی جانیں قربان کر دے ایک بچے کی جان لینے سے کام نہیں بنتا تھا چنانچہ ایک جاں نثار قوم تیار ہوئی اور اس میں سے کئی بدر کے میدان میں شہید ہوئے پھر وہ جنگ احد میں شہید ہوئے یکے بعد دیگرے ہر جنگ میں شہید ہوتے رہے۔ وہ عرب کے میدانوں میں شہید ہوئے وہ ایران کے میدانوں میں شہید ہوئے وہ روم کے میدانوں میں شہید ہوئے وہ مصر کے میدانوں میں شہید ہوئے مغربی افریقہ کے میدانوں میں شہید ہوئے۔ وہ اسپین سے آگے نکل کر فرانس کے شمالی علاقوں میں جا نکلے۔ وہ روم میں جا پہنچے جو اس وقت ترکی میں شامل تھا اور پھر پولینڈ تک چلے گئے۔ انہوں نے اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں قربان کرتے ہوئے زمین کو اپنے خون سے سُرخ کر دیا۔

پس یہ ہے وہ ذبح عظیم جو حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے لی گئی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا روحانی رفعتوں کے حصول پر ساتویں آسمان تک پہنچ جانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام محمدیت میں رخنہ اندازی کرنے والا نہیں ہے بلکہ آپؐ کی

## عظیم روحانی مہمات

میں ممد و معاون بننے والا ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کیا تھا اگر اسی طرح آج بھی آپؐ کا کوئی روحانی فرزند ایک ایسی جماعت کو تیار کرنے کے لئے کھڑا ہو جو پہلوں کی طرح یا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کی طرح اپنی جانوں کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کرنے والے ہوں اور اس وجہ سے وہ شخص یعنی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند جلیل حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ساتویں آسمان تک پہنچ جائے تو کوئی جاہل ہی یہ کہے گا کہ اس سے خاتم النبیین کے اندر رخنہ پڑ گیا اور خلل واقع ہو گیا۔ نہ پہلے آنے والوں کے نتیجہ میں رخنہ پڑا اور نہ بعد میں آنے والے امتی اور ظلی نبی کے آنے پر خلل واقع ہو سکتا ہے۔ آخری نبی کا یہی وہ مقام یعنی مقام محمدیت ہے جس کی رو سے ہم حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھتے ہیں اور ہم آپؐ کے اس قول پر بھی یقین رکھتے ہیں جس میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ دیکھو تم میں سے جو بھی تواضع اور عاجزی اختیار کرے گا اللہ تعالےٰ اس کو روحانی طور پر رفعتیں عطا فرمائے گا۔ مگر

## ایک وہ بھی ہوگا

("اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ")

جس کی عاجزی اور تواضع جس کی اطاعت محمدؐ اور فنا فی محمدؐ کا رتبہ اپنی انتہاء کو پہنچا ہوا ہوگا۔ وہ عجز کے انتہائی مقام، تواضع کے انتہائی مقام اور عشق محمدؐ کے انتہائی مقام سے سرفراز ہوگا۔ در اصل

## عجز اور انکساری

عشق کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ پس جس کی یہ کیفیت ہوگی (اذا تواضع العبد) اس کے متعلق خدا وعدہ کرتا ہے۔

رفعہ اللہ الی السماء السابعۃ کہ اللہ تعالےٰ اُسے ساتویں آسمان تک پہنچا دے گا اور اُسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلو میں جا کر کھڑا کر دے گا

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام روحانی رفعتوں کے لحاظ سے ساتویں آسمان پر پہنچے لیکن وہ پاک وجود جس نے عرش رب کریم پر جگہ پائی تھی اور ختم نبوت سے مشرف ہوتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رفعتیں آپ کے اس مقام میں رخنہ ڈالنے والی نہیں تھیں تو آپؐ کا وہ فرزند جلیل جس نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا اور غلبۂ اسلام کے لئے جس کی تڑپ نے اور جس کے دل میں خدا اور اس کے رسولؐ کے پیار نے اور جس کی متضرعانہ دعاؤں نے ایک ایسی قوم پیدا کی جس نے ساری دنیا کے ساتھ جنگ کو قبول کیا لیکن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی محبت کا رشتہ قطع نہیں کیا اس فرزند جلیل کے اس روحانی رتبہ کی وجہ سے جو ساتویں آسمان پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے ہے اس سے ختم نبوت میں کیسے خلل پڑ گیا۔ یہ ایک سمجھنے کی بات ہے اللہ تعالےٰ لوگوں کو سمجھ عطا فرمائے۔

باقی ہم سمجھتے ہیں کہ جو شخص یہ مسئلہ نہیں سمجھتا وہ در اصل بغض کی وجہ سے یا جہالت کے نتیجہ میں یا تعصب کی وجہ سے یا روحانی اقدار حاصل نہ کرنے کے نتیجہ میں ایسا کرتا ہے کیونکہ

## امت محمدیہ کے علماء

دو مختلف (علمائے ظاہر اور علمائے باطن کے) گروہوں میں بٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پہلے لوگوں نے بھی ان کے متعلق یہی کہا ہے اور اب بھی یہی کہا جا سکتا ہے۔ ایک وہ ہے جس کو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم سکھایا اور ایک وہ ہے جس نے خدا سے سیکھے ہوئے کو یاد کیا کچھ سمجھ کر اور کچھ بغیر سمجھے۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ میں اس وقت اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ بہر حال ہم بھی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء اور آخری نبی مانتے ہیں اور اس محکم یقین پر قائم ہیں کہ کوئی شخص روحانی رفعتوں کے لحاظ سے پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں آسمان تک پہنچنے کے باوجود مقام ختم نبوت میں خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ ساتویں آسمان پر پہنچ کر اس کا مقام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام سے نیچے مگر آپؐ کے قریب تر مقام ہوگا کیونکہ چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے درمیان ایک پورا ساتواں آسمان حائل ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ قرب نہیں پا سکے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پایا تھا اسی واسطے ان کے دل میں جب یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ اس تجلی کو دیکھیں جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی تھی تو اس کے ہزارویں حصہ سے بھی تھوڑی سی جھلک کے نتیجہ میں خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا (الاعراف) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے اللہ تعالےٰ نے دنیا کو یہ نظارہ دکھایا لیکن جو شخص ساتویں آسمان پہ پہنچ گیا وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہے۔ آپؐ سے نیچے ہے بعد نہیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ

## حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائی قرب

اور آپؐ کے قدموں کی خاک میں بیٹھنا میرے لئے فخر کا موجب ہے وہ آپؐ کے احترام کے منافی کس طرح بات کرنے والا سمجھا جا سکتا ہے۔ وہ تو آپؐ کے پیار میں گم ہے اس کی روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیوست ہے۔ وہ تو آپؐ پہ ہر آن فدا ہوتا رہا اور عاجزی سے خدمت اسلام کے کاموں میں لگا رہا۔ اس کے وجود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی قوتِ قدسیہ کار فرما رہی۔ اس کی قائم کردہ جماعت آج بھی اس بات پر فخر محسوس کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے اسی طرح چُنا جس طرح پہلے لوگوں کو چُنا تھا تاکہ وہ خواب جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دکھائی گئی تھی وہ دوبارہ پوری ہو دُنیا پھر فدائیت اور جاں نثاری کے نمونے دیکھے۔ جس طرح پہلے اسلام معروف دُنیا پر غالب آیا تھا اب پھر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اُن جاں نثاروں کی قربانیوں اور جاں نثاری کے نتیجہ میں اسلام ساری معروف دُنیا پر غالب آئے ساری دُنیا پر۔

پس یہ وہ مقصد ہے جس کے لئے ہم اور آپ پیدا کئے گئے ہیں باقی کسی کو مومن کہنا اور کسی کو کافر کہنا یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ جس شخص نے اپنا ایمان کسی انسان مثلاً زید کے فتوے کے نتیجہ میں حاصل کیا ہو اس شخص کا ایمان اسی شخص کے کفر کے نتیجہ میں زائل ہو سکتا ہے اور ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس "زید" نے اس کو مومن کہا ہے۔ اگر زید بکر کو مومن کہتا ہے اور بکر کہتا ہے کہ مجھے چونکہ زید نے مومن کہا ہے اس لئے میں مومن ہوں۔ زید اگر کسی وقت بکر کو کافر کہے تو وہ کافر ہو گیا کیونکہ اس کے ایمان کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات نہیں بلکہ زید کا فتویٰ ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو ایمان خدا سے حاصل ہوا ہو اور اس حقیقت کے بعد حاصل ہوا ہو کہ

## "لَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى"

جس شخص کو خدا تعالیٰ نے مومن کہا ہے خدا کا کوئی بندہ اگر اُسے ہزار دفعہ کافر کہے تو وہ کافر تو نہیں بن جاتا کیونکہ اس نے اپنا ایمان انسان کے فتوے سے حاصل نہیں کیا۔ نہ کسی "سیاسی اقتدار" کی سند سے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا یہ واقعہ بڑا اہم، بڑا عجیب، بڑا دلچسپ، بڑا پیارا اور بڑی

## بُنیادی حیثیت کا حامل

ہے اور وہ یہ کہ ابھی آپ کو بیعت لینے کا حکم نہیں مِلا تھا کہ ہندوستان کے چوٹی کے دو سو علماء نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ آپ کے گھر دو سو چوٹی کے علماء کے کفر کے فتوے تو تھے لیکن آپ کے گھر میں کوئی احمدی نہ تھا کیونکہ ابھی آپ نے بیعت لینی شروع نہیں کی تھی۔ ابھی آپ کو بیعت لینے کا حکم نہیں ملا تھا۔ پھر دیکھو وہ جو پہلے دو سو تھے اُسی سال میں ہزاروں ہو گئے بالفاظ دیگر دو سو فتوے ہزاروں فتووں کا رنگ اختیار کر گئے مگر وہ جو اکیلا تھا جس کے ساتھ شروع میں ایک بھی احمدی نہ تھا اس کی آواز جو قرآن کریم کے عشق میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار سے لبریز ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں SATURATED (سیچوریٹڈ) ہے یعنی ایسی محبت جس سے زیادہ محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ آواز ساری دُنیا میں گونج رہی ہے ور کفر کے فتوے اس کی گرد کو بھی نہیں پا سکے۔ وہ لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ بتاتا ہے ان کی عقل و فراست میں ایک چمک اور نور پیدا کرتا ہے اور انہیں مسئلے سمجھ آجاتے ہیں۔ چنانچہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے یہ اسی چمک کا نتیجہ تھا کہ افریقہ کے ایک بہت بڑے افسر کے

دل میں خیال پیدا ہوا۔ اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ہمارا یہ اندازہ ہے کہ دس سال تک ہمارے ملک میں

## احمدیوں کی اکثریت

ہو جائے گی۔ جب اکثریت احمدیوں کی ہوگی اس وقت تم نے بیعت کی تو کیا فائدہ اس واسطے تم ابھی جا کر بیعت کر لو۔ اب یہ کوئی عقلی دلیل تو نہیں البتہ فراست کی ایک چمک ضرور ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے دماغ میں یہ بات ڈالی اور اس نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی۔

عرب کے ایک ملک میں ایک جگہ ایک شخص اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ایک احمدی دوست سے ملا۔ اس احمدی دوست نے جب احمدیت کے متعلق باتیں کیں تو اس نے کہا میری بیعت لو۔ ہمارے اس دوست نے کہا تمہیں احمدیت کا پتہ نہیں تم نے سلسلہ کی کتابیں نہیں پڑھیں احمدیت قبول کرنے کے بعد بڑا تشدد ہوتا ہے۔ راستے میں کانٹے بکھیرے جاتے ہیں یہ پھولوں کی کوئی سیج تو نہیں جس پہ تم نے لیٹنا ہے اس لئے پہلے مجھ سے کتابیں لو ان کو پڑھو، سوچو اور دعائیں کرو۔ پھر شرح صدر کے بعد بیعت کرو۔ وہ کہنے لگا کہ نہیں میں نے ابھی بیعت کرنی ہے اور اس کی ایک وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ میں ایک دوسرے ملک کا رہنے والا ہوں میرے والد کی وفات پر کئی سال گزر چکے ہیں۔ میرے والد کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انہوں نے اپنے لڑکوں کو بلایا اور ہمیں وصیت کی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ

## امام مہدی ظاہر ہو چکا ہے

میرا باپ وصیت کرتے وقت زار و قطار رو رہا تھا کہ میں بد قسمت انسان ہوں۔ مجھے امام مہدی کی شناخت کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ مجھے ان کا پتہ نہیں لگ سکا اس لئے میں تمہیں (اپنے بیٹوں کو) یہ وصیت کرتا ہوں کہ تم جب بھی امام مہدی کا ذکر سنو فوراً بیعت کر لینا اور ان کی جماعت میں شامل ہو جانا۔ اب بتاؤ کیا یہ کسی مبلغ کا کارنامہ ہے۔ نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو آسمانوں سے نازل ہوتے اور دلوں میں تبدیلی پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ تو انشاء اللہ ہوتا چلا جائے گا۔ تاہم خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ فرمایا ہے کہ دینِ متین اسلام کی تبلیغ کرتے رہا کرو۔ تمہیں ثواب دے دیا کروں گا یہ کام تو دراصل خدا کا ہے وہ کر رہا ہے۔

میں یہ بتا رہا ہوں کہ دنیا جہان کے علمائے ظاہر نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین روحانی فرزند جلیل پر کفر کے فتوے لگائے مگر خدا تعالیٰ نے ان کفر کے فتووں کو قبول نہیں کیا اگر وہ انہیں قبول کر لیتا تو احمدیت کو مٹانے کے لئے ایک آدمی کا فتویٰ کافی تھا پس اگرچہ احمدیت کو مٹانے کے لئے ساری دُنیا اکٹھی ہو گئی۔ غلبۂ اسلام کی مہم کو ناکام کرنے کے لئے ایک جہان جمع ہو گیا لیکن خدائے قادر و توانا کے

## دستِ قدرت

سے جاری ہونے والی مہم کی راہ میں نہ دُنیا کے جتھے، نہ دُنیا کے اموال اور نہ لوگوں کے فتوے روک بن سکے یہ مہم روز افزوں ترقی پر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



پس یہ تو صحیح ہے مگر دوست اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ اس مقصد کے لئے ہم سے قربانی لی جائے گی اور وہ ہمیں دینی پڑے گی۔ لیکن دُنیا کی کوئی طاقت غلبہ اسلام کی اس مہم کو ناکام نہیں بنا سکتی۔ نہیں بنا سکتی۔ نہیں بنا سکتی۔ یہ تو انشاء اللہ کبھی نہیں ہوگا کیونکہ خدا اپنے وعدوں کا سچا ہے وہ اپنے وعدے ضرور پورا کرے گا یہ تو

## پیار کا ایک عظیم سلوک

ہے تاہم جہاں پیار کی تقسیم کا سوال پیدا ہوتا ہے وہاں بعض شرائط رکھی جاتی ہیں۔ چنانچہ خدا نے ہمیں یہ فرمایا ہے کہ تم قربانی دو۔ اپنی بساط کے مطابق ایثار دکھاؤ اور مجھ سے پیار کرو اپنی قوتوں اور استعدادوں کے لحاظ سے۔ صرف مجھ سے ڈرو کسی اور سے نہ ڈرو۔ چنانچہ احمدیت کے خلاف ساری دُنیا اکٹھی ہو گئی مگر احمدی کہاں اور کسی سے ڈرے۔ یہاں بھی مخالفت وہاں بھی مخالفت مگر یہاں بھی، وہاں بھی ہر جگہ احمدیت ترقی کر رہی ہے یورپ میں بھی اور امریکہ میں بھی جزائر میں بھی اور افریقہ میں بھی مشرقی افریقہ میں بھی اور مغربی افریقہ میں بھی جنوبی افریقہ میں بھی اور شمالی افریقہ میں بھی احمدیت پھیل رہی ہے۔

چنانچہ بعض دوستوں کے عجیب وغریب حالات سامنے آتے رہتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا

## عراق کے ایک بہت بڑے عالم

اور موتمر عالم اسلامی کے رکن احمدی تھے لیکن بعض حالات کی وجہ سے (قرآن کریم نے بھی بعض حالات میں اخفاء کی اجازت دی ہے) ہمارے ساتھ اُن کا ملاپ نہیں تھا۔ ایک دفعہ جب وہ اپنے ملک سے باہر مؤتمر عالم اسلامی کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے گئے تو انہوں نے مجھے بڑے پیار کا خط لکھا بالکل ایسے ہی جیسے یہاں سے مخلصین خط لکھتے ہیں حالانکہ وہ اتنی دُور بیٹھے ہوئے تھے ان سے ہماری خط وکتابت بھی نہیں تھی لیکن پیار کے اظہار کے لئے معیّن الفاظ نہیں ہوا کرتے۔ پیار تو الفاظ میں سے خود بخود پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب اُن کا مجھے خط ملا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بڑی حمد کی۔

اسیطرح

## پچھلے سال کی بات ہے

ایک احمدی دوست ترکی گئے ان کو ایک ترک ملا کہنے لگا آپ کا جماعت احمدیہ سے تعلق ہے۔ میری بوڑھی ماں احمدی ہے اور چونکہ وہ بہت بوڑھی ہو چکی ہے ہوٹل میں نہیں آ سکتی۔ آپ وہاں گھر پہ چلیں تو اسے بڑی خوشی ہوگی۔ وہ بڑھیا پتہ نہیں کب سے احمدی ہے لیکن ہمیں اس کا پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ کس طرح احمدی ہوئی کن حالات میں احمدی ہوئی۔ اس تک احمدیت کا پیغام کیسے پہنچا۔ میں سمجھتا ہوں اس قسم کے بوڑھے لوگ شاید درجنوں اور بھی ہوں۔ میری خواہش ہے ہم کوشش بھی کریں گے اُن سے ملاپ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ زندگی دے۔ پتہ تو لگے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے احمدیت کے پیغام کو کن راہوں سے لوگوں تک

لے گئے اور اس طرح ان کے دلوں میں ایک تبدیلی پیدا ہو گئی۔

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مقام محمدیت میں منفرد ہیں۔ آپؐ کے سوا کسی شخص کو یہ مقام حاصل نہیں ہے۔ آپؐ خاتم النبیّین ہیں اور

## روحانی رفعتوں کے لحاظ سے

آپؐ آخری نبی ہیں۔ آپؐ اُس وقت سے آخری نبی ہیں جس وقت ابھی آدمؑ کو نبوت تو کیا ابھی یہ مادی وجود بھی عطا نہ ہوا تھا۔ غرض سب نبوتیں نبوتِ محمدیّہ کے تحت حاصل کی گئی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی نبوت کی خاطر اور اسی مقام محمدیت کی خاطر ساری کائنات کو پیدا کیا تھا اس لئے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی روحانی رفعت ساتویں آسمان تک پہنچنے کے باوجود ختم نبوت کے منافی نہیں ہے اسیطرح حضرت آدم علیہ السّلام کی روحانی رفعت پہلے آسمان تک پہنچنے کے باوجود ختم نبوت میں خلل اندازی نہیں کر رہی۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ میرے روحانی فرزند یعنی علمائے باطن جو مجھ سے قرآنی علوم حاصل کر کے قرآن کریم کی شریعت کو زندہ اور تابندہ رکھیں گے اور ہر صدی میں آتے رہیں گے وہ بھی اُنہی انبیاء کی طرح ہیں جن میں سے کوئی پہلے آسمان تک پہنچا کوئی دوسرے پہ، کوئی تیسرے پہ، کوئی چوتھے پہ، کوئی پانچویں پہ کوئی چھٹے پہ اور ایک ایسا بھی پیدا ہوگا جو انتہائی عاجزی اور عشق کے سارے مراحل طے کرنے کے بعد اور محبت کی انتہائی رفعتوں کو پالینے کی وجہ سے ساتویں آسمان میں

## حضرت ابراھیمؑ کے پہلو میں

جا پہنچے گا۔ اور سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ پائے گا۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روحانی رفعت ساتویں آسمان تک پہنچنے پر ختم نبوت کے منافی نہیں پڑتی اسیطرح حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی فرزند کی روحانی رفعت ساتویں آسمان تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام محمدیت میں کوئی رخنہ اندازی نہیں کرتی۔

دوسرے یہ تصویر یہ حقیقت معراج ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ کسی کی روحانی رفعتیں سات آسمانوں میں محصور ہونے کی وجہ سے مقام ختم نبوت میں کوئی خلل نہیں ڈالتیں کیونکہ وہ ارفع مقام اس کے اُوپر کا مقام ہے اور ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ روحانی رفعتوں کے حصول کے لئے اپنی اپنی استعداد کے مطابق کوشش کرو۔ ہمیں بشارت بھی دی گئی ہے کہ امت محمدیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا فرزند جلیل پیدا ہوگا جو ساتویں آسمان تک پہنچ جائے گا تاہم اس کا مقام حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہے۔

تیسرے یہ کہ جو شخص انسان کے فتووں سے مومن بنتا ہے، انسان کے کفر کے فتوے اس کا ایمان چھین سکتے ہیں۔ مگر جو شخص خدا تعالیٰ کی بشارت کے مطابق ایمان حاصل کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت اور پیار کو پاتا ہے خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی اس کے ایمان کو چھین نہیں سکتی خواہ ساری دُنیا ہی زور کیوں نہ لگائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ٹورنگ ایجنٹ

## سہ ماہی تربیتی کورس

میٹرک پاس -/۱۲۵ روپے ماہوار وظیفہ۔ انٹرمیڈیٹ -/۱۵۰ روپے ماہوار وظیفہ

گریجویٹ -/۱۷۵ " " ایم اے -/۲۰۰ " "

تین ماہ بعد حسب کارکردگی استقلال و ترقی۔ خود لکھی ہوئی درخواست مع تصدیق صدر یا امیر صاحب۔ بنام:-

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایچ اے۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔

انچارج نجبور ریوٹ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

---

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرشوکت و پرجلال اشتہارات کا مجموعہ!

# مجموعہ اشتہارات

سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں۔ ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں، جس کی جلد اوّل و دوم طبع ہو کر مارکیٹ میں آ چکی ہیں ہدیہ فی جلد علاوہ محصولڈاک دس روپے مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس روپے باقی ایک جلد بھی جلد طبع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔ آرڈر ریزرو کر والیں ملنے کا پتہ:-

**الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔ فون نمبر ۲۸**

---

**تریاق اٹھرا** اٹھرا کے علاج کیلئے کورس بیس روپے **نور نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۵۲۸**

---

جدید فیشن کے مطابق سونے کے

# سادہ و جڑاؤ زیورات

اور چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ و برتن کے لئے!

**فرحت علی جیولرز** کمرشل بلڈنگ مال روڈ **لاہور** فون ۵۲۳۲۶

---

**کاغذ** اور **گتہ**

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

**پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور** فون ۶۴۵۲۳ پر تشریف لائیں

گھر ملک عبداللطیف ستکوہی فون ۶۲۵۱۶ گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۸

---

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے **ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۵۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۸۵۴**

---

**شفائے اپھارہ**

جانوروں کا شدید اپھارہ چند منٹ میں غائب کرنے والی دوا فی پیکٹ ۵۰ پیسے درجن ۶ روپے ہر جگہ بازار پر دستیاب

**پیور الفلفا ٹانک**

قوت صحت طاقت کی لاثانی دوا -/۳

ہومیو پیتھک اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

---

**خارش توڑ مرہم**

خارش ہر قسم دھدر، چنبل، الگزیما جلدی امراض کا کامیاب علاج

قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

**دواخانہ حمامون رجسٹرڈ ربوہ**

---

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

# الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۲۵

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

---

**جرمولین** رجسٹرڈ نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم۔ ہر دوا فروش سے خریدیں -/۱ **حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائلپور**

---

ہر گھر کی ضرورت تریاق سلیمانی

اللہ کی نعمت ہے تریاق سلیمانی

**تریاق سلیمانی**

سینے کی جلن، بدہضمی اور تبخیر سے فوری نجات پائیے۔ المنار دواخانہ ربوہ

---

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

**تحریک جدید** ربوہ

آپ خود بھی پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں (مینجر الفضل)

---

سرگودھا اور گوجرانوالہ کے درمیان سفر کرنے کے لئے

**کراؤن بس سروس**

کی آرام دہ سبک رفتار اور وقت کی پابند بسوں پہ سفر کریں۔ (مینیجر)

---

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد

**یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سروس گوجرانوالہ**

کی

آرام دہ بسوں پہ سفر کریں۔ مینیجر

---

کسی جانور کو اپھارہ ہو جائے تو گھبرا کر چھری مت گھونپئے **اکسیر اپھارہ** کا ایک پیکٹ کھول کر چاٹ دیجئے انشاء اللہ اپھارہ فوراً غائب ہو جائے گا۔ ڈاکٹر ایم ڈی احمد اینڈ کمپنی ربوہ

فی پیکٹ -/۱ درجن -/۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah



### جشن آئین کی تقریب پر شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

# آٹھواں کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ میں شروع ہو گیا

## محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے افتتاح فرمایا۔ مشہور ٹیموں اور نامور کھلاڑیوں کی شرکت

ربوہ ۱۲ اپریل۔ کل ۱۲ اپریل کو ربوہ میں ہفتہ جشن آئین کی تقریب پر آٹھواں کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ اپنی سابقہ روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ اس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ ٹورنامنٹ شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے زیر اہتمام ہو رہا ہے۔ اس میں ملک کی متعدد نامور ٹیمیں اور مشہور کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں

ٹورنامنٹ مسجد اقصیٰ سے ملحق وسیع میدان میں کل شام ٹھیک پانچ بجے شروع ہوا۔ دیگر بزرگان سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی اس موقع پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ کارروائی کا آغاز حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے تلاوت قرآن عظیم سے کیا جس کے بعد ٹورنامنٹ کمیٹی کے صدر مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال نے مختصر طور پر بتایا کہ یہ ٹورنامنٹ جس کا آغاز ۱۹۶۲ء میں ہوا تھا ایک ایسے مبارک موقع پر ہو رہا ہے جبکہ پوری پاکستانی قوم آئین کے منظور ہونے پر جشن مسرت منا رہی ہے گویا ہمارے لئے یہ دوہری خوشی کا حامل ہے آپ نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا شعبہ صحت جسمانی انفرادی کھیلوں کے ساتھ قومی کھیلوں کو بھی فروغ دے رہا ہے چنانچہ یہ ٹورنامنٹ اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ کبڈی کے کھیل کو فروغ دینے میں اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا خاص حصہ ہے۔ جنہوں نے آج سے نو برس قبل اس کی داغ بیل ڈالی تھی۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے افتتاح کرنے سے قبل اپنی مختصر تقریر میں اس امر پر مسرت کا اظہار فرمایا کہ یہ ٹورنامنٹ سال بسال ہر اعتبار سے زیادہ بارونق اور کامیاب ہو رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کھیلوں کی دنیا کے بنیادی آئین میں یہ امر شامل ہے کہ تمام کھلاڑی بلا امتیاز مذہب ملت رنگ و نسل اور مشرق و مغرب بھائیوں کی طرح ایک لڑی میں منسلک ہوتے ہیں کامیاب ہونے کی صورت میں انکساری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ہارنے کی صورت میں اپنے حوصلوں کو برقرار رکھتے ہیں۔ اور مایوسی کو اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتے مجھے امید ہے کہ اس ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والے تمام کھلاڑی اپنے آئین کے اس بنیادی اصول کو پیش نظر رکھیں گے اور اہل ربوہ بلا امتیاز تمام اچھے کھلاڑیوں کو بھرپور داد دے کر ان کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی اس مختصر مگر برجستہ تقریر کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب سے اجتماعی دعا کرانے کی درخواست کی چنانچہ محترم مولانا صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد مہمان خصوصی نے ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا

سب سے پہلے ربوہ اے اور کراچی کی ٹیمیں میدان میں آئیں۔ مہمان خصوصی سے ان کا تعارف کرایا گیا۔ دونوں ٹیموں کے ہمراہ ان کی تصاویر لی گئیں۔ اور پھر ہر دو ٹیموں نے کھیلنا شروع کیا۔ کراچی نے ۳۱ کے مقابلے میں ۳۲ پوائنٹس سے یہ میچ جیت لیا۔ بعد ازاں ظفر ماہر کراچی اور واپڈا لاہور کی ٹیموں کے درمیان دلچسپ مقابلہ ہوا۔ ظفر ماہر کراچی نے ۳۳ کے مقابلہ میں ۴۰ پوائنٹس لے کر کامیابی حاصل کی۔

یہ ٹورنامنٹ ۱۵ اپریل کی دوپہر تک جاری رہے گا۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل ٹیمیں اس میں حصہ لے رہی ہیں۔ ربوہ بی۔ ریلوے واپڈا لاہور۔ واہ کینٹ۔ قیادت خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور۔ قیادت ضلع سرگودھا۔ ربوہ اے۔ ظفر ماہر کراچی۔ کالج سیکشن میں گورنمنٹ کالج جھنگ اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

فائنل مقابلے ۱۵ اپریل کی صبح کو ہوں گے۔ جن کے بعد انعامات تقسیم کئے جائیں گے

## اعلانات نکاح

مکرم اکرام الحق صاحب (ڈنمارک) ابن محمد خلیل صاحب مرحوم ساکنہ احمد نگر کا نکاح عزیزہ نسیم اختر صاحبہ بنت عبداللہ جان صاحب بٹ ساکنہ دارالرحمت غربی ربوہ سے بعوض چھ ہزار روپیہ مہر مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی نے ۱۲-۴-۷۳ کو مسجد احمدیہ فیکٹری ایریا میں بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

سعد اللہ خان۔ صدر محلہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

(۲)

میرے بڑے لڑکے عزیزم ڈاکٹر وسیم احمد خان ایم بی بی ایس انگلینڈ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ زاہدہ گل بی اے بنت میاں گل محمد صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر ملتان مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی ضلع ملتان نے بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۶ اپریل کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ حسین آگاہی ملتان میں فرمایا۔ عزیزہ ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی کی نواسی ہے اور لڑکا لفٹیننٹ ملک مظفر احمد خان صاحب مرحوم صحابی کا پوتا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

ڈاکٹر ممتاز احمد خان ڈی ۱۱۶ پیپلز کالونی لائل پور

دلچسپ علمی خزانے
خاتم النبیین اردو ترجمہ پڑھنے کے لائق -/۱۸
گنجینہ مجربات ۲۰۰ جرمن و انگلش نسخے -/۴
پریکٹس آف میڈیسن علاج کے لئے مکمل کتاب -/۲۱
میٹیریا میڈیکا دولت سنگھ -/۱۵
نسخہ جات ہومیوپیتھی کاشی رام -/۶
ہومیوپیتھی کی پہلی کتاب -/۴ ڈاک سے منگوائیے
کینٹ ہومیوپیتھی گائیڈ ۶/۵۰ بخرچ ڈاک
کینٹ میٹیریا میڈیکا -/۱۰ علاوہ ہوگا
ہومیوپیتھی کے سائنس ۵/۵۰
شاہ ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رنگ بازار سیالکوٹ

بیاض نور الدین
یہ طبی کتاب حکیم نور الدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی تصنیف ہے آخر میں آپ کے معمولات بھی درج ہیں اس بلند پایہ کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے صفحات ۲۰۰ کاغذ سفید چکنا مرتبہ مفتی فضل الرحمن صاحب قیمت ہر دو حصہ یکجا مجلد سنہری ۱۲ روپے علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ
شوکت بکڈپو شاہدرہ چوک گجرات

پیٹ کے جملہ امراض کے لئے
نمک نور ٹکیاں رجسٹرڈ
بکس ٹکیاں ۲/۸۰ ۵۰ ٹکیاں ۱/۴۰
اسٹاکسٹ
ناصر دین میڈیکل سٹور وانعقد بلاک ربوہ
شاہ میڈیکو مارکیٹ بازار گوجرانوالہ
ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کمیل پور
شاہ نور فارمیسی شکارپور سندھ

ایک قدم اور آگے
شہزین
مرض اٹھرا کے لئے
مفید اور موثر ترین کامیاب دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
ٹنڈو محمد خان ربوہ گوجرانوالہ

زبان لاجواب اور عجوبہ روزگار
سرمہ خورشید
آنکھوں کی جملہ امراض
خارش پانی بہنا موتیا بند ککرے وغیرہ
کے لئے
لاجواب تحفہ
شیشی ۷۵ پیسے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵